دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت کے
عقائد باطلہ کے نظریات فاسدہ کا تحقیقی تجزیہ
الفتنۃ الکبریٰ
المعروف
شیطان کے سینگ تبلیغی جماعت
قادیانیت
نیچریت
نجدیت
وہابیت
دیوبندیت
مودودیت
مولف
فاضل نوجوان مولانا صاحبزادہ ابوالاویس محمد نصیر احمد اویسی
تقدیم لاجواب
علمبردار مسلک اعلیحضرت مولانا محمد حسن علی قادری میلسی
زیر نگرانی
ابوالخیر مولانا محمد الطاف قادری رضوی
پیشکش
انجمن انوار القادریہ
جمشید روڈ نمبر 3 کراچی
فون 4120794
2435088

دیوبندی وہابی تبلیغی جماعت کے
عقائد باطلہ کے نظریات فاسدہ کا تحقیقی تجزیہ
الفتنۃ الکبریٰ
المعروف
شیطان کے سینگ تبلیغی جماعت
قادیانیت
نیچریت
نجدیت
وہابیت
دیوبندیت
مودودیت
مولف
فاضل نوجوان مولانا صاحبزادہ ابوالاویس محمد نصیر احمد اویسی
علمبردار مسلک اعلحضرت مولانا محمد حسن علی قادری میلسی
زیر نگرانی
ابوالخیر مولانا محمد الطاف قادری رضوی
پیشکش
انجمن انوار القادریہ
جمشید روڈ نمبر 3 کراچی
فون 4120794 2435088

چہرے پر شیطان کے دھبّے

پندرھویں حدیث: محدث کبیر امام ابویعلیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی اور صاحب ابریز نے اسے اپنی کتاب میں نقل کیا:-

عن انس قال کان فینا شاب ذو عبادۃ و زھد و اجتھاد فسمیناہ لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم یعرفہ و وصفناہ بصفتہ فلم یعرفہ فبینما نحن کذالك اذ اقبل فقلنا یا رسول اللہ ھو ھذا فقال انی لاریٰ علیٰ وجھہ سفعۃ من الشیطان فجاء فسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلت فی نفسك ان لیس فی القوم خیر منك فقال اللّٰھم نعم ثم ولی فدخل المسجد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یقتل الرجل فقال ابوبکر انا فدخل

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ مدینے میں ایک بڑا ہی عابد و زاہد نوجوان تھا ہم نے ایک دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ حضور اسے نہیں جان سکے۔ پھر اس کے حالات و اوصاف بیان کیے جب بھی حضور اُسے نہیں پہچان سکے یہاں تک کہ ایک دن وہ اچانک سامنے آگیا۔ جیسے ہی اس پر نظر پڑی ہم نے حضور کو خبر دی کہ یہ وہی نوجوان ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا میں اس کے چہرے پر شیطان کے دھبّے دیکھتا ہوں۔ اتنے میں وہ حضور کے قریب آیا اور سلام کیا۔ حضور نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا یہ بات صحیح نہیں ہے کہ تو ابھی اپنے دل میں یہ سوچ رہا تھا کہ

فاذا هو قائم يصلي فقال
ابوبكر كيف اقتل رجلا
وهو يصلي وقد نهانا النبي
صلى الله عليه وسلم عن قتل
المصلين فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من
يقتل الرجل فقال عمر انا
يا رسول الله فدخل المسجد
فاذا هو ساجد فقال مثل
ما قال ابوبكر واراد لارجعن
فقد رجع من هو خير مني
فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم مه يا عمر فذكر
له فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من يقتل الرجل
فقال علي انا فقال انت تقتله
ان وجدته فدخل المسجد
فوجده قد خرج فقال اما و
الله لو قتلته لكان اولهم و
اخرهم ولما اختلفا في امتي
اثنان۔ (ابریز شریف ص ۲۷۷)

تجھ سے بہتر یہاں کوئی نہیں ہے!
"اس نے جواب دیا "ہاں"۔ اس کے بعد
جیسے ہی وُہ مسجد کے اندر داخل ہُوا
حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے آواز دی کہ کون
اسے قتل کرتا ہے؟ حضرت ابوبکر نے جواب
دیا "میں"۔ جب اس ارادہ سے وُہ مسجد کے
اندر گئے تو اسے نماز پڑھتا دیکھا، واپس لوٹ
آئے اور اپنے دل میں خیال کیا کہ ایک
نمازی کو کیسے قتل کروں جبکہ حضور نے
نمازی کے قتل سے منع کیا ہے۔ پھر حضور
نے آواز دی کون اسے قتل کرتا ہے؟ حضرت
عمر نے جواب دیا "میں"۔ جب وہ مسجد کے
اندر گئے تو اس وقت نوجوان سجدہ کی حالت
میں تھا۔ وُہ بھی اسے نماز پڑھتا دیکھ کر
حضرت ابوبکر کی طرح واپس لوٹ آئے
پھر حضور نے آواز دی کہ کون اسے قتل
کرتا ہے؟ حضرت علی نے جواب دیا "میں"
حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے
ضرور قتل کر دو گے بشرطیکہ وہ تمہیں مل جائے
لیکن جب حضرت علی مسجد کے اندر داخل
ہوئے تو وُہ جا چکا تھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم

ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میری اُمت کے جملہ فتنہ پردازوں میں سے یہ پہلا اور آخری شخص ثابت ہوتا۔ میری اُمت کے دو افراد بھی آپس میں کبھی نہیں لڑتے"۔ (ابریز شریف ص۲۷۷)

حاصلِ مطالعہ } یہ پندرہ حدیثیں آپ کی نظر کے سامنے ہیں۔ میں درخواست کروں گا کہ ایک بار پھر انہیں غور سے پڑھ جائیے۔ بات اس پیغمبر ذی شان (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ہے جو غیب کے رموز اور مستقبل کے اسرار سے پوری طرح واقف ہے۔ اس لیے پچھم کا سورج پورب کی طرف ڈوب سکتا ہے لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔

میں آپ کو غیرتِ حق کی قسم دیتا ہوں۔ مذکورہ بالا حدیثوں پر ذرا بھی یقین ہو تو ہاتھ میں انصاف و دیانت کا چراغ لے کر تلاش کیجئے کہ آخری زمانے میں جس گروہ کے ظہور کی پیغمبر نے خبر دی ہے آج وُہ گروہ کہاں ہے؟ خدا کا شکر ہے کہ خبر دینے والے نے اس گروہ کو مختلف نشانیوں کے ذریعہ اتنا واضح کر دیا ہے کہ اب وُہ دوپہر کے اجالے میں ہے۔ نشانیاں اسی لیے بتائی گئی ہیں کہ ان کی روشنی میں دین و ایمان کے غارتگروں کا سراغ لگایا جائے۔
میں یقین کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص نبی کی خوشنودی کے مقابلے میں اپنی خواہشات کا غلام نہیں ہے تو اس کے لیے اس فتنے سے نظر بچانا بہت مشکل ہے۔ میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان پندرہ حدیثوں کے درمیان بکھری ہوئی جملہ نشانیوں کو اگر آپ ترتیب کے ساتھ ایک جگہ جمع کر دیں تو واقعات و مشاہدات کی سطح سے نجدی گروہ یا تبلیغی جماعت کی تصویر اچانک اُبھر آئے گی۔ (تبلیغی جماعت ص۱۸۴ تا ۱۹۴) (بتصرف)